احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 18 نومبر 2011ء 21 ذی الحج 1432 ہجری 18 نبوت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 260

عورت کا سفر

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

عورت تین دن کا سفر بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے نہ کرے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب کم یقصر الصلوٰۃ حدیث نمبر:1024)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیز رہنے کی غرض سے نکاح کرو۔ اور اولاد صالح طلب کرنے کے لئے دعا کرو جیسا کہ وہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے .... یعنی چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ.......... اور محصنین کے لفظ میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ سو قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری، دوسری حفظ صحت، تیسری اولاد۔

(آریہ دھرم ۔روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 22)

ہماری قوم میں یہ بھی ایک نہایت بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ (۔) میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 70)

اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ جوان ہی ہو، دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں۔ حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسولؐ کے حکم سے روکتی ہیں۔ خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ اور رسولؐ پیارا ہے اس کو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 68)

بے ذوقی کی وجہ سے ترکِ نماز نہ کرے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’جب کبھی ایسی حالت ہو کہ اُنس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہیے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ، استغفار، تضرع۔ بے ذوقی سے ترکِ نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے۔ جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر اس کو لذت اور سرور آ جاتا ہے۔ پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے اور تھکنا مناسب نہیں آخر اسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جاوے گا۔

دیکھو پانی کے لئے کس قدر زمین کو کھودنا پڑتا ہے۔ جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جو تھکتے نہیں وہ آخر نکال ہی لیتے ہیں۔ اس لئے اس ذوق کو حاصل کرنے کے لئے استغفار، کثرت نماز و دُعا، مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 310)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 20 نومبر 2011ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں ۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر

نمبر 639

جلسہ سالانہ کے مقدس سٹیج پر حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب (وفات 13 جنوری 1957ء) بانی احمدیہ مشن امریکہ نے 1924ء سے 1953ء تک ''ذکر حبیب'' کے پیارے موضوع پر بہت روح پرور تقاریر فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود کے شمائل واخلاق اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کے دلنواز واقعات جب آپ کی زبان مبارک سے بیان ہوتے تو سامعین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی جس کا اندازہ لفظوں سے نہیں کیا جا سکتا۔

یہ لب کھلیں تو تڑپ جائیں سینکڑوں نغمے
یہ آنکھ اُٹھے تو برس جائے کیفِ میخانہ

اس عاشق صادق نے جلسہ سالانہ 1930ء پر حضرت مسیح موعود کی عبادت پر ایک جامع اور نہایت درجہ اثر انگیز خطاب فرمایا جو الفضل 3 جنوری 1931ء صفحہ 5 تا 7 میں زیب اشاعت ہوا جس کے بعض چیدہ حصے نمونۃً درج ذیل ہیں۔ اگر کوئی سالک حقیقی تصوف کے عاشقانہ کمالات مشاہدہ کرنا چاہتا ہے تو اسے آپ کی مکمل تقریر کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے اس کا وجدان پکار اٹھے گا کہ طبیب آسمانی اس کے روحانی امراض کا خود علاج کر رہا ہے۔

یہ محبت تو نصیبوں سے کہیں ملتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

باجماعت نماز میں آہ و بکاء کا غیر معمولی اخفاء

''حضرت مسیح موعود لوگوں پر اپنے جذبات کو کبھی ظاہر نہ ہونے دیتے تھے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نماز باجماعت میں یا لوگوں کے سامنے کسی نماز میں اپنے خشوع وخضوع کو اس حد تک ظاہر کریں۔ کہ آپ کے آنسو ٹپکنے لگیں۔ یا آپ کی گریہ کی آواز سنائی دے۔ ایک دفعہ سورج کو جب پورا گرہن لگا اور اس طرح رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی پوری ہوئی تو (بیت) اقصیٰ قادیان میں نماز کسوف ادا کی گی۔ امام نماز مولوی محمد احسن صاحب مرحوم تھے۔ انہوں نے سورہ فاتحہ اور قرأت بالجہر پڑھی اور بعض دعائیں بالجہر بھی کیں۔ جس سے اکثر نمازیوں پر حالت وجد طاری ہوئی۔ بہتیرے نماز میں رو رہے اور دعائیں کر رہے تھے۔ یا اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکریہ میں ان کے دل رقیق ہو رہے تھے۔ کہ ہم رسول پاک ﷺ کی ایک پیشگوئی کو پورا ہوتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور رحم سے یہ توفیق عطا ہو رہی ہے۔ کہ ہم اس سے فائدہ اٹھانے والے اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو قبول کرنے والے ہیں۔ غرض اکثر لوگ گریہ وبکاء میں مصروف تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود جو ہمارے ساتھ اس نماز میں شامل تھے اور میں حضور کے پہلو بہ پہلو کھڑا تھا۔ آپ کی کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی اور نہ جسم میں ایسی حرکات تھیں جو ایسی رقت کی حالت میں بعض دفعہ انسان پر طاری ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی دوسری نمازوں میں یہ حال تھا۔ جو نماز آپ لوگوں کے سامنے پڑھتے تھے اس کو آپ چنداں لمبا نہ کرتے تھے۔''

نفلی روزوں کا خصوصی التزام

رمضان شریف کے روزوں کے سوا آپ اور بھی روزے رکھتے تھے اور ایسے روزوں کو عموماً دوسروں سے مخفی رکھتے تھے رات دن (بیت الذکر) میں گزارتے تھے اور گھر والوں کو بھی خبر نہ ہوتی تھی۔ کہ آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ جب دوپہر کا کھانا آتا تو آپ آدھا ایک فقیر کو دے دیتے۔ جو یہ خیال کرتا۔ کہ نصف مجھے دیا ہے۔ نصف خود کھائیں گے اور ایک دوسرے فقیر کو مقرر کیا ہوا تھا۔ کہ وہ ایک گھنٹہ کے بعد آئے اور وہ یہ خیال کرتا تھا۔ کہ حضور نے آدھا کھانا کھا لیا ہے اور باقی کا آدھا میرے لئے رکھا ہے۔ اس طرح سب سے مخفی رکھتے تھے اور سحری کے وقت کچھ نہ کھاتے تھے اور افطاری کے وقت بھی بہت تھوڑا کھانا کھاتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ روزے میں جب کہ ہم کو بھوک کے سبب ضعف ہو جاتا تو غنودگی کی سی حالت طاری ہوتی اور ایک فرشتہ کچھ کھلا دیتا۔ جس سے نہ صرف بدن میں طاقت پیدا ہو جاتی۔ بلکہ بیداری کے وقت اس کھانے کی لذت اور ذائقہ دیر تک زبان پر قائم رہتا۔

قرآنی دعا کا رقت بھرا تکرار

''حافظ حامد علی صاحب .... فرمایا کرتے۔ کہ حضور نماز میں اھدنا الصراط المستقیم کا بہت تکرار کرتے اور سجدہ میں یا حی یا قیوم کا تکرار کرتے۔ بار بار یہی الفاظ بولتے۔ جیسے کوئی بڑے الحاح اور زاری سے کسی بڑے سے کوئی شے مانگے اور بار بار روتے ہوئے اپنی مطلوبہ چیز کو دہرائے۔ ایسا ہی حضرت صاحب کرتے۔ عموماً پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھا کرتے تھے۔ سجدہ کو بہت لمبا کرتے اور بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا کہ اس گریہ وزاری میں آپ پگھل کر بہ جائیں گے۔''

خلوت میں اپنے مولیٰ سے راز و نیاز

''نماز تہجد کی خلوت کے علاوہ دن کے وقت بھی عموماً آپ ایک وقت بالکل علیحدگی میں عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ کی رہائش کے کمرے کے ساتھ جو چھوٹا سا کمرہ بیت الدعا کا ہے۔ اسے اندر سے بند کر کے دو گھنٹہ کے قریب بالکل علیحدگی میں مصروف عبادت رہا کرتے تھے۔ ایام سفر میں بھی آپ کے واسطے کوئی چھوٹا سا کمرہ خلوت کے واسطے بالکل الگ کر دیا جاتا۔ مقدمہ کرم الدین کے زمانہ میں جب کہ کئی ماہ تک گورداسپور میں قیام رہا۔ اس وقت جو مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ اس کے دروازہ سے داخل ہوتے ہی بائیں طرف ایک چھوٹا سا کمرہ اس غرض کے واسطے الگ کر دیا تھا۔ جس میں حضور عموماً 10 بجے سے 12 بجے تک روزانہ بالکل علیحدگی میں مصروف بہ عبادت و دعا رہتے تھے ابتدائی زمانہ میں جب کہ ہنوز کچھ شہرت آپ کی نہ تھی اور آدمیوں کی کچھ آمدورفت نہ تھی۔ اس وقت آپ عموماً تلاش خلوت میں باہر جنگل میں چلے جایا کرتے اور علیحدگی میں بیٹھ کر عبادت الٰہی کرتے۔''

آخری کام عبادت الٰہی

''آپ کا آخری کام بھی دنیا میں عبادت الٰہی ہی تھا۔ آپ کی وفات کے وقت میں حضور کے قدموں میں حاضر تھا۔ جب تک آپ بول سکتے تھے۔ سوائے اس کے کوئی لفظ آپ کے منہ پر نہ تھا۔ کہ اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ۔ آخری نصف شب اس حالت میں گزری۔ یہاں تک کہ گلے کی خشکی کے سبب بولنا دشوار ہو گیا۔ جب کمرے میں فجر کی کچھ روشنی آپ نے دیکھی۔ تو فرمایا۔ نماز۔ اس وقت یہ عاجز حضور کے پاؤں دبا رہا تھا اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہمارے موجودہ خلیفۃ المسیح نے جو سرہانے کے قریب بیٹھے تھے۔ یہ سمجھا مجھے فرماتے ہیں۔ کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ نماز پڑھ لو۔ انہوں نے عرض کی میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا نماز اور ہاتھ سینے پر باندھ کر نماز پڑھنی شروع کی۔ اس کے بعد حضور نے پھر کوئی کلمہ نہیں بولا یہاں تک کہ آٹھ بجے کے قریب حضور کا وصال اپنے حقیقی معبود اور محبوب کے ساتھ ہو گیا۔ پس آپ کا آخری فعل بھی اس دنیا میں عبادت ہی تھا۔ خلوت میں بھی آپ عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

مکرم عرفان احمد ظفر صاحب مربی انچارج ٹوگو

جماعت احمدیہ ٹوگو کی ایک نمائش میں شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ٹوگو کو مورخہ 12 تا 28/اگست 2011ء ایک مقامی فیسٹول میں بکسٹال لگانے کی توفیق ملی۔

ایسا فیسٹیول ہر سال ایک دفعہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں مختلف قسم کے سٹالز لگائے جاتے ہیں۔ لیکن اس دفعہ ہمارا اسٹال اپنی نوعیت کا منفرد سٹال تھا کیونکہ لوگوں کے مطابق پہلے ایسے مواقع پر جہاں دنیاوی اشیاء کی خرید و فروخت ہو اس طرح کا مذہبی سٹال نہیں دیکھا گیا۔ اس لئے لوگوں نے خاصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

اس سٹال کو حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفاء کی بڑی تصاویر سے سجایا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف کتب جن میں قرآن کریم کے تراجم وغیرہ شامل تھے نمائش کے لئے رکھے گئے جنہیں لوگوں نے حیرت سے دیکھا اور اس کی تعریف کی۔

سرکاری ٹی وی نے میلہ کی کوریج کی اور ہمارے سٹال کو بھی ٹی وی پر نمایاں طور پر دکھایا۔ اور جماعتی تعارف پر مبنی انٹرویو بھی دکھایا گیا۔

اس سٹال کو تمام عرصہ میں قریباً 1300 افراد نے وزٹ کیا جنہیں احمدیت کے تعارف، دین امن کا پیغام، جہاد کی حقیقت، حضرت محمدؐ از روئے بائبل، حضرت مسیح کے متعلق پانچ سوالات کے پمفلٹس مفت تقسیم کئے گئے۔ اور زبانی طور پر جماعت کا تعارف کروایا گیا اور جماعتی خدمات خاص طور پر افریقہ میں جماعتی خدمات کے متعلق بھی بتایا گیا۔

اس موقع پر 70 ہزار فرانک سیفا کا لٹریچر فروخت بھی ہوا۔

اس موقع پر ایک عیسائی خاندان نے بیعت کر کے جماعت میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 ستمبر 2011ء)

گینز بک کے سرورق پر پاکستانی کی تصویر

گینز بک 1983ء کے ایڈیشن کے سرورق پر ایک عرصے تک دنیا کے قدآور ترین شخص ہونے کا اعزاز رکھنے والے عالم چنا کی تصویر شائع ہوئی۔ یہ واحد موقع تھا جب کسی پاکستانی کی تصویر گینز بک کے سرورق کی زینت بنی تھی۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب

گھروں میں نرمی اور محبت کی دینی تعلیم

حضرت مسیح موعود کا وجود سراپا امن، پیار اور محبت کا پیغام لے کر آیا تا کہ دنیا سے ظلم، فساد اور لڑائی جھگڑے ختم ہوں اور دنیا میں ایسا پاکیزہ معاشرہ جنم لے جو امن، صلح وسلامتی اور پیار ومحبت کا زندہ ثبوت ہو۔ اور ہر گھر جنت نظیر ماحول کا نمونہ پیش کر رہا ہو۔ اس لئے ہر احمدی کی یہ اوّلین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر اور ماحول میں پیار محبت، اتفاق واتحاد اور صلح وآشتی کے دینی احکام پر عمل پیرا ہو کر حضرت مسیح موعود کے اس عظیم مقصد کی کامیابی میں اپنا کردار ادا کرے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہو۔ فرمایا ’’اللہ کی رضامندی ہی سب سے اہم اور بڑی چیز ہے‘‘۔ (توبہ:72)

آجکل ذرا ذرا سی بات پر تلخیاں، ظلم وزیادتی اور لڑائی جھگڑے عام ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں قرآن کریم کی یہ اعلیٰ تعلیم ہے کہ اپنے معاشرے میں، اپنے ماحول میں، اپنے گھروں میں اور آپس میں غصے اور بات بات پر ناراضگی کی عادت نہیں ہونی چاہیے بلکہ والکٰظمین الغیظ غصہ پر قابو ہو، والعافین عن الناس اور درگذر اور معاف کرنے کی عادت کو اپنانا چاہئے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر احسان کی تعلیم دی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ع

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

یہ حقیقی انسان ہے۔ اور ایسے لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ سورۃ اعراف آیت 200 میں یہ تعلیم دی کہ

’’ایسے موقعوں پر عفوودرگذر کو اپنا دستور العمل بناؤ۔ اور نیکی کی تلقین کرو۔ اور جاہلانہ باتوں سے اور جاہلوں سے اعراض کرو۔ گھروں میں بھی، معاشرے میں بھی اور گلی کوچوں میں بھی۔‘‘ نیز فرمایا۔

’’برائی کا جواب نیکی اور احسن طریق پر دو۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری دشمنی دوستی میں بدل جائے گی اور وہ تمہارا دلی دوست بن جائے گا۔‘‘

اس بارہ میں ہمارے آقا ومولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ’’مظلوم کی بددعا سے بچو کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی روک یا پردہ نہیں۔‘‘

(بخاری کتاب المظالم باب الاتقاء والحذر من دعوۃ المظلوم)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔

’’خدا تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو سخت جھگڑالو ہیں‘‘۔

(بخاری کتاب المظالم باب قول اللہ تعالیٰ (وھوالذ الخصام)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضور کو کہا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا ’’لا تغضب‘‘ یعنی غضب ناک نہ ہوا کر۔ اس نے کئی مرتبہ اپنی بات دہرائی تو ہر بار رسول کریم ﷺ نے یہی جواب دیا۔ ’’لا تغضب‘‘ کہ غصہ نہ کیا کر

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب)

حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ کا اپنا اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لئے کسی معاملے میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ سوائے اس کہ جہاں خدا تعالیٰ کی حرمت کو توڑا جا رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیتے۔

(صحیح بخاری باب صفۃ النبیؐ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا۔ ’’کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دوں جن پر جہنم کی آگ حرام ہے۔ ہر اس شخص پر جہنم کی آگ حرام ہے جو لوگوں کے قریب رہنے والا، آسانیاں پیدا کرنے والا، نرمی کرنے والا اور نرم خُو ہے‘‘۔

(ترمذی ابواب صفۃ یوم القیامۃ باب کان النبیؐ فی مھنۃ اھلہٖ)

گھر کے ماحول کو جنت نظیر بنانے کے لئے آنحضرت ﷺ نے عورتوں اور بیویوں کے بارہ میں تعلیم دیتے ہوئے فرمایا

’’کہ اللہ کی لونڈیوں کو نہ مارو ان پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔‘‘

(ابوداؤد کتاب النکاح باب فی ضرب النساء)

اماء اللہ کہہ کر ان کا مقام ومرتبہ بھی بتا دیا اور یہ انذار بھی کر دیا کہ جس طرح دنیاوی بادشاہوں، وزیروں یا امیروں کے نوکروں کو کوئی مارے تو ان کے غضب کا نشانہ بنتا ہے اس طرح خدا تعالیٰ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اس کے نوکر کو کوئی مار کر تو دیکھے۔ وہ کس طرح اس کے غیظ وغضب سے بچ سکے گا۔

اس طرح آپ نے بیویوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

’’جو تو کھاتا ہے اسے بھی کھلا اور جو تو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا۔‘‘

’’اور تو اس کے چہرے پر نہ مار نہ اسے برا بھلا کہہ یا اسے بدصورت بنا اگر کسی وجہ سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ایسا کر۔‘‘

(ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المرءۃ علی زوجھا)

اس بارہ میں آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔

’’نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح گھر میں بلا تکلف رہنے والے، آپؐ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی، ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ آپؐ نے اپنی ساری زندگی میں کبھی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ نہ کبھی کسی خادم کو مارا۔‘‘

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے اگر اس کی ایک بات اسے ناپسند ہے تو دوسری باتیں پسندیدہ ہوسکتی ہیں (یعنی بیویوں کی خوبیوں پر نظر رہنی چاہئے)۔ اور دوسرے معاملات میں درگزر سے کام لے۔

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنّساء)

پھر آنحضورؐ فرماتے ہیں۔ کہ عورتوں کی خیر خواہی اور بھلائی ہمیشہ تمہارے مدنظر رہے کیونکہ اس کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے (یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے) پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو اسے توڑ بیٹھو گے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہتے ہوئے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروگے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ گے پس عورتوں سے ہمیشہ خیر خواہی اور بھلائی کا معاملہ کرو۔

(بخاری کتاب النکاح باب المداراۃ مع النساء)

حضرت اقدس مسیح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں

’’فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورت کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے اور درحقیقت یہ ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 307)

پھر فرمایا:

’’ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔ اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ادنیٰ سی بات پر زدوکوب کرے، ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصے سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مرگئی ہے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ عاشروھن بالمعروف۔ ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 404-403)

اسی طرح فرمایا:

’’روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو گندے برتن کی طرح مت توڑو۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 75 حاشیہ)

’’میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 396)

’’چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے...... اگر انہیں سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 300، 301)

پھر فرمایا

’’نمازوں میں عورتوں کی اصلاح اور تقویٰ کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ قصاب کی طرح برتاؤ نہ کریں۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 118)

’’اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو ...... تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔‘‘ (کشتی نوح صفحہ 13)

پھر معاشرے کا اہم جزو۔ بچے اور اولاد ہے جو مستقبل کے معمار ہیں ان سے حسن سلوک پیار، محبت اور اچھی تربیت کرنا اوّلین فرض اور ذمہ داری ہے۔

اس بارہ میں چند احادیث پیش ہیں۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ جو ہمارے چھوٹے بچوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا کہ انہوں نے اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا حق ہے۔

(الادب المفرد للبخاری باب بر الأب لولدہ)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تو اس پر رحم کرتا ہے؟ اس پر اس نے کہا جی حضور! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے بہت زیادہ رحم کرے گا جتنا تو اس پر کرتا ہے اور وہ خدا ارحم الراحمین ہے۔

(الادب المفرد للبخاری باب رحمہ العیال)

پھر حضرت ایوب اپنے والد اور اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہو۔

(ترمذی ابواب البر و الصلۃ باب فی ادب الولد)

بچوں کی مار پیٹ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔''

''ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد میں سزا سے کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا ہو اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔''

پھر فرمایا کہ: ''جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 308، 309)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''ابھی کل ہی یہاں (بیت الذکر) میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ وقف نو کی کلاس تھی اور کینیڈا والوں کی کلاس تھی واقفین نو کی۔ تو امریکہ سے ایک شخص اپنے بچے کے ساتھ آیا ہوا تھا اور زبردستی کوشش تھی کہ میرا بچہ بھی کلاس میں بیٹھے گا اور اس حد تک مغلوب الغضب ہو گیا کہ انتظامیہ سے بھی لڑائی شروع کر دی اور بچے کو بھی ڈانٹا اور مارنا شروع کر دیا بلکہ بچے بے چارے کو غصے سے سیڑھیوں سے پھینک دیا۔ وہ تو شکر ہے کہ اس کو چوٹیں زیادہ نہیں لگیں اور غصے میں وہ شخص اتنی اونچی بول رہا تھا کہ باہر سے (بیت الذکر) کے اندر تک آوازیں آ رہی تھیں۔ تو ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا رب صرف ایک رب ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور تمہارے اس غصہ سے تمہاری اس بداخلاقی سے اور تو کچھ نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ تمہارے اپنے اخلاق ظاہر ہو جائیں کہ وہ کیا ہیں۔ اس لئے استغفار کرو ورنہ ایسے لوگ پھر یاد رکھیں کہ اگر اصلاح کی کوشش نہ کی تو خود ہی اپنی بربادی کے سامان کرتے رہیں گے اور اسی میں گر جائیں گے۔

ایک روایت ہے، حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(ابن ماجہ ابواب الادب باب برالوالد)

تو اپنے بچوں میں عزت نفس پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عزت کی جائے اس کو آداب سکھائے جائیں اس کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ دوسروں کی عزت اور احترام کرنے والا ہو۔ اس طرح نہ اس کی تربیت کریں کہ اس عزت کی وجہ جو آپ اس کی کر رہے ہیں وہ خودسر ہو جائے، بگڑنا شروع ہو جائے، اپنے آپ کو دوسروں سے بالا سمجھے، دوسروں سے زیادہ سمجھنے لگ جائے اور دوسرے بچوں کو بھی اپنے سے کم تر سمجھے اور بڑوں کا احترام بھی اس کے دل میں نہ ہو۔ تو تربیت ایسے رنگ میں کی جانی چاہئے کہ اعلیٰ اخلاق بھی بچے کو ساتھ ساتھ آئیں۔ تو یہ صاحب بھی جو وقف نو بچے کے باپ ہیں اپنی بھی اصلاح کریں تبھی ان کا بچہ وقف نو کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 461)

پھر آپ عمومی نصیحت کرتے ہوئے (تمام جماعت کو) فرماتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعود تو محبتیں پھیلانے آئے تھے پس احمدی ہو کر ان محبتوں کو فروغ دیں اور اس کے لئے کوشش کریں نہ کہ نفرتیں پھیلائیں ...... اصل چیز یہ ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے اور ظلم جس طرف سے بھی ہو رہا ہو ختم کرنا ہے۔ اور اس کے خلاف جہاد کرنا ہے۔''

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 571)

پھر فرمایا

''اللہ کرے ہر احمدی محبت کی فضاء کو قائم کرنے والا ہو۔ بعض دفعہ گھروں میں میاں بیوی کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تلخ کلامی ہو جاتی ہے، تلخی ہو جاتی ہے مرد کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ مضبوط اور طاقتور بنایا ہے۔ اگر مرد خاموش ہو جائے تو شاید 80 فیصد سے زائد جھگڑے وہیں ختم ہو جائیں۔ صرف ذہن میں یہ رکھنے کی بات ہے کہ میں نے حسن سلوک کرنا ہے اور صبر سے کام لینا ہے۔''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 69)

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

شذرات ۔ اخبارات و رسائل کے مفید اقتباسات

چار اشعار

کانوں میں اک صدا ہے کہ رس گھولتی ہوئی
کن بے سروں میں عمر بھر زندہ رہا ہوں میں
آنا تھا جس نے آ کے چلا بھی گیا ہے وہ
اب کس کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہوں میں
منزل کی نارسائی کا دکھ ہے مجھے مگر
منزل کدھر تھی اور کہاں چلتا رہا ہوں میں
اک دن حقیقتوں سے بھی ہو جائے گا نباہ
خوابوں کے درمیان سے جاگا ہوا ہوں میں

(عطاء الحق قاسمی)

تجدید ایمان

مدیر ''المنبر'' لائلپور لکھتے ہیں:۔

''ہمارے دل خدا کے خوف سے خالی ہو چکے ہیں۔ ہمارے اذہان خدائے ذوالجلال کے تصور سے تہی ہیں اور ہم ایمان و یقین کی دولت سے محروم کر دیئے گئے ہیں ...... اس کے لئے نسخۂ شفا وہی ہے جسے خدا کے ہر نبی نے انسانوں کے بگاڑ کی اصلاح کے لئے استعمال کیا اور یہ نسخہ ہے ایک ایک فرد کو تجدید ایمان کی دعوت، خدا کی صفات کا مؤثر تعارف، آخرت کی اہمیت اور اس پر یقین کی دلنشین تلقین اور عملاً ایک ایسا نمونہ مہیا کرنا جسے دیکھ کر اس بات کا یقین پیدا ہو جائے کہ واقعی خدا ہے اور آخرت آنے والی ہے''۔

(المنبر 17 نومبر 1962ء)

عزم و عزیمت

جناب مدیر صاحب صدق جدید لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''امت کی موجودہ بے عملی اور مشرکانہ جاہلی رسموں میں گرفتاری بالکل مسلم ہے۔ یہ عام مشاہدہ کی چیزیں ہیں لیکن اس سے نجات دلانا کس کے بس کی بات ہے۔ کایا پلٹ کے لئے تو پیغمبرانہ عزم و عزیمت کی ضرورت ہے''۔

(صدق جدید 5 اکتوبر 1962ء)

کسر صلیب

جناب کوثر نیازی لکھتے ہیں کہ بیسویں صدی کے شروع سے صلیب سمٹنی شروع ہو گئی ہے اور اب:۔

''روس، پولینڈ، چیکوسلوکیا، زیگو سلاویہ، رومانیہ، بلغاریہ، میتھونیا، ہنگری سے صلیب رخصت ہو چکی ہے''۔

(آئینہ تثلیث ص 185)

سوچئے

جاوید چوہدری اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

آپ احادیث یا سیرت کی کوئی کتاب اٹھائیں، نبی اکرم ﷺ کے اقوال پڑھیں اور اس کے بعد اپنے ضمیر سے سوال کریں کیا ہم نبی اکرم ﷺ کے اقوال پر عمل کر رہے ہیں، کیا ہم ان کے احکامات مان رہے ہیں، کیا ہماری ذات میں کنٹراڈکشن نہیں، کیا ہم دنیا کی بدترین قوم اور بدترین معاشرہ ثابت نہیں ہو رہے، یا ہم انسانیت کے شرف سے کئی منزل نیچے زندگی نہیں گزار رہے، اگر اس کا جواب ہاں ہے تو آپ اپنے آپ سے یہ دوسرا سوال بھی پوچھئے۔ ہمارے اس طرز عمل سے غیر مسلم ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کیا سوچتے ہوں گے؟ کیا ہماری حرکتوں سے ہمارے رسول ﷺ کے امیج کو زک نہیں پہنچ رہی، کیا لوگ یہ نہیں سوچتے ہوں گے اگر مسلمان ایسے ہیں تو اسلام ان کیسا ہوگا، کیا غیر مسلم یہ نہیں کہتے ہوں گے اگر اسلام ان لوگوں کی زندگیوں میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکا تو ہم ٹام، ڈک اور ہنری اسے کیوں مانیں۔ آپ ایک لمحے کے لئے سوچئے کیا ہم اپنے نبی ﷺ کے احکامات کی خلاف ورزی کر کے توہین اور گستاخی کے مرتکب نہیں ہو رہے! کیا ہم پاکستانی مسلمان گستاخ نہیں ہیں کیونکہ لوگ اب ہماری وجہ سے ہمارے رسول ﷺ کی طرف انگلیاں اٹھا رہے ہیں اور ہم اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی بجائے ان انگلیوں سے جنگ کر رہے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 11 جنوری 2011ء)

میرا مردہ ضمیر اور زندہ قیادت

حسن نثار اپنے کالم چوراہا میں لکھتے ہیں:۔

مسلمانوں کو تو صدیوں سے محمد رسول اللہ کی زندہ قیادت نصیب ہے۔ ایسی مکمل، بھرپور اور جامع قیادت جو اس کرۂ ارض پر بنی نوع انسان کی تاریخ میں نہ کبھی کسی قبیلے، قوم، گروہ کو پہلے نصیب ہوئی نہ آئندہ ہو گی۔ انسانی تاریخ میں انتہائی عالیشان شخصیات پوری آن بان سے موجود اور محفوظ ہیں لیکن یہ سب کے سب یکجہتی یعنی ''سنگل ڈائمینشنل'' لوگ تھے۔ نیوٹن اور آئن سٹائن سائنس کے باپ لیکن باقی سارے خانے خالی، ایڈیسن ایجادات کی انتہا لیکن باقی خلاء ہی خلاء، ہومر سے لے کر شیکسپیئر تک ادب کے کوہ گراں لیکن زندگی کے باقی ایریاز میں ذرے بھی نہیں، بیتھوون سے لے کر نوشاد اعظم تک موسیقی کے امام باقی صفر، مائیکل اینجلو سے صادقین تک اپنے فن میں طاق باقی ہر پہلو ادھورا یا شرمناک، ہنی بال اور اٹیلا سے لے کر سکندر اعظم، تیمور اور نپولین تک سپہ سالار غضب کے لیکن ''انسان'' عجب سے، ایلوس پریسلے سے لے کر محمد رفیع، مہدی حسن، مائیکل جیکسن، مادام گوگوش تک گائیک درجہ اول لیکن باقی؟ پیٹر دی گریٹ سے لے کر بسمارک تک ایڈمنسٹریٹر اعلیٰ ترین، باقی فارغ ...... مستقل مزاجی میں رابرٹ بروس لیکن باقی پہلو؟ صبر میں حضرت ایوبؑ، حسن میں حضرت یوسفؑ، جلال

میں حضرت موسیٰؑ ...... بغاوت میں دیواز پاٹا اور سپارٹکس ...... مختصراً یہ کہ ہر شعبہ زندگی میں بیشمار پُرشکوہ شخصیات بنی نوع انسان کا ورثہ ہیں لیکن جو جس کی وجہ شہرت ہے اس کے علاوہ قابل ذکر کچھ نہیں کہ سب کے سب بنیادی طور پر ''سنگل ڈائمینشنل'' ہستیاں ہیں لیکن مسلمانوں کے قائد مسلمانوں کے استاد، مسلمانوں کے راہبر، مسلمانوں کے قائد مسلمانوں کے باپ کی تو لوگو! بات ہی کچھ اور ہے کہ...... بطور بچہ بہترین، بطور بیٹا بہترین، بطور شہری بہترین، بطور دوست بہترین، بطور پڑوسی، بطور مسافر، بطور مہمان، میزبان اعلیٰ ترین، بطور مجروح طائف میں عالیشان بطور فاتح مکہ میں مہربان، بطور کمانڈر فاتح ہی فاتح، بطور سٹیٹسمین میثاق مدینہ کا خالق، بطور مہربان اور نشان رحمت ہند کو معافی، بطور استاد لامحدود بے کراں، بطور جنگجو بے مثال، بطور مصنف لازوال، بطور لیڈر بے مثال، بطور قانون دان حرف آخر، فصاحت و بلاغت کی معراج، کمزوروں کی لاج، وحدانیت کا تاج، انسان کی مکمل آزادی کی علامت۔

جسے شہہ شش جہات دیکھوں
اسے غریبوں کے ساتھ دیکھوں

ہم صدیوں سے اپنے ساتھ جھوٹ بول رہے ہیں، ہم صدیوں سے خود کو مسلسل دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم مسلمان قیادت کے قحط کا شکار ہیں کہ ہم جیسی قیادت تو کسی کے پاس موجود ہی نہیں۔

لیڈر ہوتا کیا ہے؟

لیڈر دراصل ٹیچر ہوتا ہے اور ہمارا لیڈر ہی تو تاریخ انسانیت کا وہ اکلوتا ٹیچر ہے جس نے پوری انسانیت کو اللہ اور بندے کے ساتھ ساتھ انسان کے انسان کے ساتھ رشتے کے رموز سکھائے۔ ہمیں اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، جینا مرنا سکھایا ...... کھانا کیسے ہے؟ پہننا کیسے ہے؟ فاقہ کیسے کرنا ہے؟ باپ ہو تو کیسا؟ بیٹا ہو تو کیسا؟ بھائی ہو تو کیسا؟ پڑوسی ہو تو کیسا؟ قیدی ہو تو کیسا؟ جیلر ہو تو کیسا؟ مفلس ہو تو کیسا؟ دولت مند ہو تو کیسا؟ تاجر ہو تو کیسا؟ آجر ہو تو کیسا؟ چھینک آئے تو کیا کرنا ہے؟ بیمار ہو تو کیا کرنا ہے؟ علیٰ ہذا القیاس:

رخ مصطفیٰؐ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ نگاہ آئینہ ساز میں نہ دکان آئینہ ساز میں

دنیا کا کوئی شخص انسانی زندگی کا کوئی ایک پہلو ایسا بتائے جس کے لئے رسولؐ اللہ کی واضح ہدایات موجود نہ ہوں۔ پھر بھی اگر کوئی کہے کہ ہم مسلمانوں کے پاس قیادت کی کمی ہے تو ہم سے بڑا دروغ گو یا منافق کوئی نہیں۔

لیڈر کیا ہوتا ہے؟

بکھرے ہوؤں متحارب و متصادم لوگوں کو متحد کر دیتا ہے۔ لیڈر منظّم کرتا اور ڈسپلن سکھاتا ہے۔ Dos اور Donts کی تمیز عطا کرتا ہے۔ لیڈر آدرش، ٹارگٹ اور ڈائریکشن دیتا ہے، لیڈر خواب دیتا ہے اور پھر خواب کی تعبیر پانے کا حوصلہ بھی دیتا ہے۔ حکمت بھی لیڈر موٹی ویٹ کرتا ہے، ایجوکیٹ کرتا ہے، موبلائز کرتا ہے۔ لیڈر موم کو لوہا اور لوہے کو سونا کر دیتا ہے، لیڈر ریت کے ذروں کو موتیوں کی مالا بنا دیتا ہے، لیڈر آوارہ، بدمزاج، اکھڑ، بے سمت بدوؤں کے سامنے قیصر و کسریٰ کو جھکا دیتا ہے۔

اپنے اپنے سینوں پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کہ کیا تمہارے قائدؐ نے یہ سب کچھ نہیں کیا؟ بلکہ اسے بھی کہیں زیادہ نہیں کیا؟ اور اگر یہ سچ ہے تو پھر یہ بتاؤ کہ وہ قرآن کی شکل میں زندہ ہمہ وقت ہمارے درمیان موجود نہیں؟ تو پھر ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس قیادت کا قحط ہے۔

رب العزت کی قسم، پہلی مسجد کی قسم، پہلے شہید کی قسم، پہلی ہجرت کی قسم، فتح مکہ کے بعد مکہ کی مٹی پر رکھے گئے پہلے مسلمان قدم کی قسم کہ ہم جیسی قیادت نہ کسی کو کبھی نصیب ہوئی ...... نہ نصیب ہے ...... نہ کبھی ہوگی تو پھر اس کا شکوہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ سمجھو۔

(روزنامہ جنگ 21 ستمبر 2011ء)

پلکوں سے لکھی گئی کتاب

جاوید چوہدری اپنے کالم زیرو پوائنٹ میں لکھتے ہیں:۔

''جینز ڈومینیک بوبی فرانسیسی صحافی تھا۔ یہ 23/اپریل 1952ء میں پیدا ہوا تعلیم حاصل کی، صحافی بنا اور محنت شروع کردی۔ یہ صحافت کے مختلف مندرجات طے کرتا ہوا پیرس کے مشہور فیشن جریدے ''ایلی'' کا چیف ایڈیٹر بن گیا۔ یہ اس کے کیریئر کی معراج تھی، وہ سمجھتا تھا وہ زندگی میں جو کچھ بننا چاہتا تھا وہ بن گیا ہے اور اب کامیابی اور اس کی محنت کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں، وہ اپنی بیوی سیلنی اور دو بچوں کے ساتھ مطمئن زندگی گزار رہا تھا، وہ ہفتے میں پانچ دن کام کرتا تھا اور دو دن بیوی اور بچوں کے ساتھ چھٹیاں گزارتا تھا، یہ لوگ جمعہ اور ہفتہ کے دن کنٹری سائیڈ پر نکل جاتے تھے، کیمپنگ کرتے تھے، کھلے کھمبوں اور جنگلوں میں وائلن بجاتے تھے اور جھیلوں اور نہروں کے کنارے لیٹ کر آدھی رات کے چاند سے باتیں کرتے تھے، بوبی کو پانی میں گھلتے ہوئے چاند بہت اچھے لگتے تھے، وہ جھیلوں کے کناروں پر بیٹھ کر پانی میں کنکر پھینکتا تھا اور دیر تک چاند کو لہروں پر کروٹ بدلتے دیکھتا تھا، بوبی کو ویک اینڈز پر ریستورانوں میں کھانا کھانا، رقص گاہوں میں رقص کرنا اور پیرس کے گارڈنز میں جاگنگ کرنا بھی اچھا لگتا تھا وہ تھیٹرز اور فلموں کا بھی رسیا تھا اور اسے فیشن میں آنے والی تبدیلیوں میں بھی بہت دلچسپی تھی لیکن پھر ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ 8 دسمبر 1995ء کو اس نے کرسی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا وہ قومے میں چلا گیا اس کا جسم، اس کا دماغ اور اس کی روح سب گہری نیند میں چلے گئے، بوبی کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہ سبزی بن چکا تھا، اس کے پھیپھڑے آکسیجن جمع کر رہے تھے، دل خون پمپ کر رہا تھا اور یہ خون جسم میں گردش بھی کر رہا تھا لیکن اس کی حسیات جواب دے چکی تھیں، وہ نیند کے گہرے کنوئیں میں ڈوب چکا تھا، بوبی وینٹی لیٹر پر تھا اور اسے ٹیوب کے ذریعے خوراک دی جاتی تھی، ڈاکٹرز اسے جگانے کی کوشش کر رہے تھے بیس دن بعد اس کی آنکھ کھل گئی، یہ جاگ گیا لیکن یہ لاک ان سینڈروم کا شکار ہو چکا تھا۔ یہ فالج کی ایک ایسی قسم ہے جس میں مریض کے دماغ کے علاوہ تمام جسم مفلوج ہو جاتا ہے، بوبی کا پورا جسم مفلوج ہو چکا تھا یہ جسم کے کسی عضو کو حرکت دے سکتا تھا، بول سکتا تھا، کھا سکتا تھا اور نہ ہی چھو سکتا تھا، یہ معذوری کی انتہائی خوفناک قسم تھی لیکن پھر اللہ کی کیا کرنی ہوئی، بوبی کی سننے کی حس لوٹ آئی، یہ اب سن سکتا تھا اور چند دن بعد اس کی بائیں آنکھ کی بینائی اور پلکوں کی حرکت بھی واپس آگئی اب بوبی کی جسمانی صورتحال کچھ یوں تھی، وہ گردو پیش کی آوازیں سن سکتا تھا، بائیں آنکھ سے دیکھ سکتا تھا اور پلک جھپک کر اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار بھی کر سکتا تھا، بوبی کی زندگی اب ایک پلک پر کھڑی تھی، اس نے باقی زندگی اب ایک پلک کے ذریعے گزارنا تھی اور آپ سوچ سکتے ہیں یہ دنیا کا کس قدر مشکل کام ہے۔

بوبی ایک ایسی کتاب لکھنا چاہتا تھا جو رہتی دنیا تک اس کا نام قائم رکھے لیکن معذوری کے بعد اس خواہش کی تکمیل ممکن نہیں تھی تاہم بوبی کی ہمت قائم تھی لہٰذا اس نے پلک کے ذریعے کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا، اس کی بیوی نے اس دوران اس کے ساتھ کمیونیکیشن کا ایک طریقہ ایجاد کر لیا تھا، وہ بوبی سے سوال پوچھتی تھی اور بوبی جس بات پر پلک جھپک دیتا تھا اس کا مطلب ہاں ہوتا تھا اور جس بات پر وہ پلک نہیں جھپکتا تھا اس کا مطلب انکار ہوتا تھا۔ اس کی بیوی نے کتاب لکھنے کے سلسلے میں اس کی مدد کا فیصلہ کیا، اس نے ایک اسسٹنٹ ہائیر کیا، یہ اسسٹنٹ ٹائپ رائٹر لے کر بوبی کے سامنے بیٹھ جاتا، اسسٹنٹ اے سے لے کر زیڈ تک حروف تہجی بولتا، بوبی کی بیوی بوبی کی پلک کی طرف دیکھتی رہتی اور جس حرف پر وہ پلک جھپک دیتا یہ لوگ وہ حروف ٹائپ کر دیتے، اس کے بعد دوبارہ حروف تہجی بولے جاتے اور بوبی جس حرف پر پلک جھپک دیتا وہ حرف بھی ٹائپ کر دیا جاتا تھا۔ یہ حروف آہستہ آہستہ لفظ بن جاتے اور لفظ تھوڑی تھوڑی دیر بعد فقرے بن جاتے، یہ لوگ روزانہ چار گھنٹے کتاب لکھتے تھے، یہ مشق ایک سال تک مسلسل جاری رہی، بوبی دو منٹ میں ایک لفظ مکمل کراتا تھا اور اس نے ایک سال میں 2 لاکھ مرتبہ پلک جھپکی، یہ کتاب 1997ء میں مکمل ہوئی اور چھ مارچ 1997ء کو اس کا پہلا ایڈیشن مارکیٹ میں آ گیا، پہلے دن اس کی 25 ہزار کاپیاں فروخت ہوئیں، ہفتے میں اس کی فروخت ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئی اور ایک ماہ بعد یہ کتاب یورپ کی بیسٹ سیلر بن گئی، آج تک یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں بک چکی ہے۔ لوگ اس کی ہمت اور اپروچ پر حیران ہوتے ہیں، یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جو پلک سے لکھی گئی اور لکھنے والوں نے یہ کتاب ایک ایک حرف جوڑ کر مکمل کی اور بوبی نے ثابت کر دیا اگر آپ کی ایک پلک سلامت ہو تو آپ اس سے بھی کمال کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب 6 مارچ 1997ء کو مارکیٹ میں آئی، بوبی کی بیوی نے بازار سے اس کی کاپی خریدی، بھاگتی ہوئی اس کے کمرے میں آئی، یہ کتاب بوبی کی زندہ آنکھ کے سامنے رکھی اور چلا کر بولی، بوبی تم کامیاب ہو گئے، دنیا میں اب تمہارا نام ہمیشہ قائم رہے گا۔ بوبی کی زندہ پلک رقص کرنے لگی، وہ تیزی سے پلک جھپک رہا تھا، اس کی بیوی کو محسوس ہوا، وہ پلک کے ذریعے اپنی کامیابی پر تالیاں بجا رہا ہے، اس کی بیوی نے بھی تالیاں بجانا شروع کر دیں، تالیوں کی اس گونج میں بوبی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، وہ کتاب چھپنے کے محض تین دن بعد یعنی 9 مارچ 1997ء کو دنیا سے رخصت ہو گیا یوں محسوس ہوتا تھا وہ اس کتاب کی تکمیل کے لئے زندہ تھا۔

(روزنامہ ایکسپریس 11 ستمبر 2011ء)

دنیا کی سب سے وزنی پتھری

24 جون 2008ء کو چانڈکا میڈیکل کالج ہسپتال لاڑکانہ کے نیفرو یورولوجی ڈیپارٹمنٹ میں کئے گئے ایک آپریشن میں وزیر محمد جاگیرانی نامی ایک مریض کے گردے سے 620 گرام (21.87 اونس) وزنی پتھری نکالی گئی۔ یہ آپریشن ڈاکٹر جی شبیر عمران اکبر اربانی اور ڈاکٹر ملک حسین جلبانی نے انجام دیا تھا۔ گینز بک آف ورلڈ ریکارڈز (2010ء) کے مطابق یہ کسی مریض کے گردے سے نکالی جانے والی دنیا کی سب سے وزنی پتھری ہے۔

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

تعلیمی عمل میں توجہ اور غور وفکر کی اہمیت

علم کے لغوی معنی سننا، دیکھنا یا جاننا ہے اور مطالعہ سے معلومات کو ذہن میں محفوظ رکھنے کا نام علم ہے۔

سب سے پہلے تو یہ جاننا ہوگا کہ توجہ ہے کیا، توجہ کسے کہتے ہیں۔ توجہ ایک ذہنی کیفیت ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا کسی امر یا عمل کی طرف دھیان دینے کو توجہ کہتے ہیں۔

جب انسان کسی امر یا عمل یا واقعہ کی طرف دھیان کرتا ہے تو انسان کے حواس اس امر، واقعہ یا چیز کو سمجھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص اگر گھر میں بیٹھا ہے تو باہر کوئی انہونی آواز زوردار دھماکہ سے پیدا ہوتی ہے تو انسان فوراً گھر سے باہر نکل کر جاننے کی کوشش کرے گا کہ کیا ہوا ہے اور یہ آواز اور اس آواز کا سبب جاننے کے لئے اس کے تمام حواس حرکت میں آجائیں گے، اسی حرکت کا نام توجہ ہے۔ کسی ایک چیز کی طرف توجہ کو مرکوز کرنا concentration of mind کہلائے گی۔ توجہ کا عمل سیکھنے اور سکھانے میں آسانی پیدا کر دیتا ہے اور اگر طلبا کسی کام کو توجہ، دھیان اور دلچسپی سے کریں گے تو سیکھنے اور سکھانے کی رفتار تیز ہو جائے گی۔

ایک روایت میں آتا ہے۔

”(کائنات میں) ایک ساعت کا تدبر (غوروفکر کرنا) ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے“۔ رسول اکرم ﷺ نے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کو بھی تعلیم کا لازمی جزو قرار دیا۔ آپ صرف معلومات میں اضافہ کو تعلیم نہیں سمجھتے تھے بلکہ انسان کی اخلاقی اصلاح کو تعلیم کا حصہ قرار دیتے تھے۔ علم کا مقصد زندگی کو بہتر بنانا ہے، اگر وہ حاصل کردہ علم کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتا تو یہ زندگی بے سود ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کے روز وہ عالم شدید عذاب میں مبتلا ہوگا جس کے علم نے اسے کچھ فائدہ نہ پہنچایا۔

یہ آپ کے طریقہ تعلیم کا ہی نتیجہ تھا کہ صدیوں کی لڑائیاں اور دشمنیاں ختم ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے اپنے طریقہ تعلیم میں بنی نوع انسان کی راہنمائی کی۔

طلبا اور کلاس روم میں طلبا کی توجہ کا مرکز اگر استاد نہ ہو اور وہ سبق جو استاد پڑھا رہا ہے اگر طلبا کی توجہ اس کی طرف نہ ہو تو تعلیمی عمل نہ صرف نامکمل رہتا ہے بلکہ ناقص ہوتا ہے۔

طلبا کی توجہ کے مرکز کو قائم رکھنے کی خاطر کیا کرنا چاہئے۔ اس کے لئے قرآن کریم ہماری راہنمائی کرتا ہے، قرآن کی تلاوت سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں کہیں بھی نماز کا حکم ہے اس میں نماز کو قائم کرنے کی تاکید ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ کی تعلیم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان اپنی بشری کمزوریوں کی وجہ سے نماز میں بھی ذہنی انتشار کا بار بار شکار ہوتا ہے، توجہ گرتی ہے۔ منہ سے تو الفاظ نکل رہے ہوتے ہیں لیکن سوچ اور ذہن میں اور باتیں آرہی ہوتی ہیں۔ اس انسانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے ارشاد خداوندی نماز کو قائم کرنے کا ہے۔

اس طرح کلاس روم میں اگر 30 طلبا ہیں تو ہر ایک کی توجہ دھیان اور ذہنی خیالات کو سبق کی طرف مرکوز کرنے کی اہلیت مختلف ہے، وہ بچے جو زیادہ سے زیادہ ذہنی توجہ کو سبق اور استاد کی طرف مرکوز رکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں وہ کلاس میں کارکردگی کے لحاظ سے بھی اپنی پوزیشن کو برقرار رکھتے ہیں۔

یہاں خاکسار ایک بڑے دلچسپ واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہے جس کو خاکسار طلبا کی concentration of mind کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اپنے طلبا اور خاص طور پر بورڈ کے امتحانات دینے والی کلاسوں کو سناتا رہا ہے۔

وہ واقعہ یہ ہے کہ 12-1911ء میں جب مکرم محترم چوہدری سر ظفراللہ خاں صاحب گورنمنٹ کالج لاہور کے طالب علم تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ ان کا ایک پروفیسر کلاس میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا، اس رسالہ کو اس نے کھولا، ایک صفحہ میں سے چند فقرے پوری کلاس کے سامنے پڑھ کر سنائے اور اس کے فوراً بعد سب طلبا کو کہا کہ میں نے ابھی جو پیرا گراف پڑھا ہے اس سے آپ جو سمجھے ہیں اسے مجھے لکھ کر دکھائیں۔ بعض طلبا نے بالکل کورے پیپرز اور بعض نے ایک یا دو فقروں میں جو کچھ سنا تھا وہ لکھ دیا۔ ایک پیپر ایسا بھی تھا جس میں ہو بہو بغیر کسی غلطی کے وہ پیرا گراف اسی طرح لکھا ہوا ملا جیسے کہ فوٹوسٹیٹ مشین سے نکالا ہوا پیپر بالکل اصل کے مطابق ہوتا ہے۔ پروفیسر صاحب نے پوچھا یہ کس کا پیپر ہے، چوہدری صاحب کھڑے ہوگئے اور پروفیسر صاحب نے حیرانی سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ رسالہ یا یہ پیرا گراف پہلے کہیں پڑھا ہے تو مکرم چوہدری صاحب نے جواب دیا ”نہیں“۔ اس نے پوچھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے ہو بہو وہی پیرا گراف بغیر کسی غلطی کے لکھ دیا ہے، چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ خاکسار کی 100% توجہ آپ کی طرف تھی اور وہ فقرات جو آپ نے اپنی زبان سے ادا کئے تھے اور چونکہ فوراً آپ نے انہیں لکھنے کے لئے کہا، میں نے تازہ تازہ وہ فقرات سنے تھے، میں نے اسی طرح لکھ دیا۔ مکرم ومحترم چوہدری صاحب موصوف بلا کے حافظے کے مالک تھے۔ سبھی جانتے ہیں، ہزاروں ٹیلیفون نمبر آپ کو زبانی یاد ہوتے تھے۔ ان کو وقت، دن اور تاریخ تک بعض واقعات کی صحیح صحیح یاد ہوتی تھی یہاں تک کہ وہ سفر کے دوران جو دعائیں کیا کرتے تھے وہ کس وقت پر کس ملک میں کس سڑک پر کس موڑ پر کون سی تاریخ کو اور دن اور سال کو کون سی دعا کی تھی۔ بلا کا حافظہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا تھا اور ایک طالب علم کی حیثیت سے میں، یہی سمجھتا ہوں کہ یہ سب ان کی ذہنی توجہ کا نتیجہ تھا۔ قرآنی تعلیمات میں سے بھی ہمیں یہی سبق ملتا ہے اور قرآن کریم میں بھی بار بار غور وخوض کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

”تم قرآن میں تدبّر کیوں نہیں کرتے، کیا تمہارے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں“۔

”افلا تعقلون - افلا تتفکرون“۔

کیا تم عقل نہیں رکھتے، تم سوچتے کیوں نہیں، تم فکر کیوں نہیں کرتے، غور کیوں نہیں کرتے۔

اس زمانہ کی تمام جدید اور حیران کن ایجادات جن کا کچھ عرصہ پہلے انسان تصور بھی نہیں کر سکتا تھا، اس سوچ بچار، غور وفکر اور تدبر کا نتیجہ ہیں جو عین قرآنی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اب یہ زمانہ چونکہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ ہے اور دین حق ہی دین فطرت اور دنیائے انسانیت کے لئے اب کوئی اور دین نہیں اور قرآن ہی آخری کتاب ہے۔ سب خزائن اور قیامت تک رونما ہونیوالی ساری تبدیلیوں کا ذکر قرآن میں موجود ہے جو وقت آنے پر عین قرآنی تعلیم کے مطابق اس کائنات کی بستہ راز گتھیاں سلجھاتی چلی جائیں گی اور سب غور کرو فکر کرو تدبر کرو، توجہ سے کام لو اور سوچو تو سہی، یہ سب ارشادات قرآنی تعلیم کے عین مطابق ہیں۔

ایک اچھا استاد کلاس میں طلبا کی توجہ کے مرکز کو اپنے پڑھائے جانے والے سبق سے ہٹنے نہیں دیتا، جونہی کوئی بچہ سست ہوا اور اس نے اپنی توجہ ہٹائی، استاد فوراً اس بچے کو کھڑا کر کے پوچھتا ہے۔ بچے بتاؤ تو سہی کہ میں کیا پڑھا رہا ہوں۔ استاد بار بار کی تلقین سے بھی بچوں کی توجہ کو سبق کی طرف مرکوز کرتا رہتا ہے۔ میں پورے یقین اور وثوق اور تجربہ کی بنیاد پر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ایسے اساتذہ کا رزلٹ مقابلۃً دوسرے اساتذہ سے ان کے مضامین میں ہمیشہ بہتر آتا ہے۔ بیشتر بچوں کا کام توجہ حاصل کرنے کی وجہ سے کلاس میں ہی ہو جاتا ہے، ہم اکثر بچوں کو آپس کی گفتگو میں یہ سنتے آئے ہیں کہ فلاں بچہ زیادہ محنت بھی نہیں کرتا، ٹیوشن بھی نہیں پڑھتا پھر بھی کلاس میں پوزیشن لے جاتا ہے، اس کی وجہ صرف یہی ہوتی ہے کہ وہ کلاسز سے غیر حاضر بھی نہیں ہوتا اور کلاس میں سبق کے دوران اس کی توجہ پڑھائے جانے والے سبق اور استاد کی طرف ہوتی ہے۔

رٹّا لگا کر زبانی یاد کر کے نمبر حاصل کرنے والے طلبا امتحانات میں نمبر تو حاصل کر لیتے ہیں لیکن اس عمل سے concepts واضح نہیں ہوتے لیکن توجہ، غور اور دھیان سے کلاس میں اسباق کو سننے والے طلبا کے concepts واضح ہوتے ہیں اور وہ آسانی سے اسباق کو یاد بھی رکھتے ہیں۔ اس عمل سے رٹّا لگانے کی عادت سے بھی نجات مل سکتی ہے اور پھر آج کل کے ہر مضامین کے لمبے کورسز کو زبانی یاد کیا ہی نہیں جا سکتا۔

جب انسان سمجھ بوجھ سے سوالات کا جواب لکھتا ہے یا زبانی کلاس میں سوالات کے جوابات دیتا ہے تو اس میں خود اعتمادی بھی پیدا ہو جاتی ہے جو کہ سیکھنے اور سکھانے کے عمل کا لازمی جزو ہے اور اس طرح کے عمل سے یہ علم ہر انسان کی زندگی کا اثاثہ بن جاتا ہے، رٹّا لگانے والے طلبا کا علم سطحی حد سے آگے نہیں جاتا جس کا وقتی فائدہ تو ہو جاتا ہے لیکن دیرپا علم سوچ سمجھ اور توجہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

والدین بھی اگر تھوڑی سی توجہ دیں اور اس طریقہ سے بھی اپنے بچوں کا جائزہ لیں کہ وہ اسباق کو یاد کرنے کا کونسا طریق کار اختیار کر رہا ہے۔ توجہ، دھیان، غور وفکر، سوچ و بچار اور دماغ کے استعمال پر اگر زور دیا جائے تو ہمارے بچے رٹّا لگانے کی لعنت سے نجات پا کر صحیح طور پر تعلیم کے تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

تعلیمی اداروں کے سربراہان سے بھی گزارش ہے کہ ”توجہ“ کی طرف وہ بھی توجہ دیں گے تو یہ عمل محض خدا کے فضل سے ہمارے لئے ہماری اگلی نسل کے لئے ازحد مفید ثابت ہوگا۔

ہاشم خان

1958ء میں برٹش اوپن سکواش ٹورنامنٹ اپریل کے مہینے میں Lansdowne Club میں کھیلا گیا۔ اس کے فائنل میں ہاشم خان نے جو گزشتہ برس اس ٹورنامنٹ کے فائنل میں روشن خان سے شکست کھا گئے تھے، اپنے چھوٹے بھائی اعظم خان کو 9/7، 6/9، 9/6 اور 9/7 سے شکست دے کر برٹش اوپن جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ برٹش اوپن سکواش ٹورنامنٹ میں ان کی ساتویں کامیابی تھی جو کہ ایک نیا عالمی ریکارڈ تھا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم خالد نوید صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

رضوان احمد ولد مکرم ذوالفقار علی صاحب عمر 14 سال اور حماد احمد ولد مکرم ذوالفقار علی صاحب عمر 10 سال نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ 14/اگست 2011ء کو ایک تقریب آمین میں صدر حلقہ بھاٹی گیٹ نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کا فہم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عمران احمد کاہلوں صاحب معلم وقف جدید تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ کے مامون احمد شاہد واقف نو ولد مکرم شاہد اقبال صاحب چیمہ عمر ساڑھے چھ سال نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ تقریب آمین مورخہ 29 ستمبر 2011ء کو بعد نماز فجر بیت الحمد تلونڈی کھجور والی میں منعقد ہوئی جس میں مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے بچے سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ بچے کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اپنا حقیقی عبد، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور قرآن کریم پر عمل کرنے والا نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عباس احمد صاحب معلم وقف جدید بوستان حافظ ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

ڈیرہ حیات پر دو اطفال نیر احمد صدیقی ابن مکرم زرگل صاحب عمر 10 سال اور منیب احمد ابن مکرم طارق گل الحسن صاحب عمر 9 سال نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ دونوں بچوں کو پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔ مورخہ 27/اکتوبر 2011ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ مکرم اطہر محمود صاحب معلم سلسلہ نے ان دونوں بچوں سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو قرآن پاک کی برکات سے بہرہ مند فرمائے، باعمر اور نیک بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم راجہ بشارت احمد صاحب ولد مکرم راجہ نواب علی صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے نواسے مکرم فاران احمد صاحب پیس ویلج ویسٹ کینیڈا نے بعمر 5 سال 5 ماہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچہ کی والدہ مکرمہ طوبیٰ بشارت صاحبہ نے بڑی محنت اور لگن سے یہ فریضہ ادا کیا۔ 26/اگست 2011ء کو بیت الاسلام ٹورانٹو میں تقریب آمین منعقد کی گئی جس میں مکرم لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے بچے سے چند سورتیں سنیں اور دعا کروائی۔ عزیزم فاران احمد مکرم لقمان تبسم ربانی صاحب کا بیٹا، مکرم سردار احمد خادم صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ اور اہل خانہ کو قرآن پاک کی تعلیمات کو صحیح رنگ میں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم جمیل احمد انور صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ ڈاکٹر نبیلہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم انجینئر مظفر احمد صاحب جرمنی کو مورخہ 25/اکتوبر 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام نوح احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد افضل صاحب جرمنی کا پوتا، مکرم ٹھیکیدار عبدالحمید صاحب مرحوم دارالعلوم ربوہ کی نسل سے مکرم اطہر احمد نظام صاحب معزز الیکٹرونکس گولبازار ربوہ، محترمہ ڈاکٹر امۃ النصیر صاحبہ کا نواسہ اور محترم محمد اسحٰق ارشد صاحب احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ کی نسل سے ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی نیک، متقی اور مقبول خدمت دین والی درازی عمر والا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم محمد شفیع خالد صاحب دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عمران خالد نبیل صاحب مراقب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 5 نومبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام مدیحہ عمران عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ نیک، صالحہ، خادمہ دین، ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد رفیع خاور صاحب مربی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم احمد خان صاحب چک سکندر نمبر 30 کچھ عرصہ سے شوگر کی وجہ سے مختلف عوارض کا شکار ہیں۔ مورخہ 6 نومبر 2011ء کو شوگر کے ساتھ ساتھ پیٹ اور انتڑیوں کی سوزش کی وجہ سے شدید بیمار ہو گئے۔ اب طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ لیکن کمزوری ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کی اہلیہ کی ممانی محترمہ رشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد رزاق صاحب دارالنصر ربوہ کافی عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ کھانسی کی شدید نوعیت کی وجہ سے انہوں نے خون کی الٹی کی جس کے بعد انہیں I.C.U فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کروایا گیا ہے۔ ابھی تک ان کی طرف سے کافی تشویش ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ماسٹر علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے فصیح الدین کو فم معدہ میں ورم کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم توقیر احمد صاحب ولد مکرم سعید احمد وسیم صاحب وصیت نمبر 75024 نے مورخہ 18 جنوری 2008ء کو پاکستان چپ بورڈ ضلع جہلم سے وصیت کی تھی۔ اب موصی صاحب کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ماہر طبیعات۔ نیلز بوہر

نیلز بوہر (Niels Bohr) کا شمار بیسویں صدی کے ممتاز ترین ماہرین طبیعات میں ہوتا ہے۔

وہ 7/اکتوبر 1885ء کو ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن (Niels Bohr) میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ کرسچین بوہر کوپن ہیگن یونیورسٹی میں فزیالوجی کا پروفیسر تھا۔ 1911ء میں نیلز بوہر نے اسی یونیورسٹی سے طبیعات میں پی ایچ ڈی کیا اور پھر کیمبرج یونیورسٹی سے بطور ریسرچ سکالر منسلک ہو گیا۔

1913ء میں اس نے طبعی مطالعے کی مدد سے ایٹم کی اندرونی ساخت کا خاصی حد تک کامیابی سے مشاہدہ کیا اور پھر ردرفورڈ (Ruther Ford) کے نظریے اور میکس پلانک (Max Planck) کے کوانٹم نظریے (Quantum Theory) کو باہم ملا کر ایٹم سے شعاعوں کے اخراج اور انجذاب کے عمل کی وضاحت کی۔

اس نے ایٹم کی ساخت کو بیان کرنے کے لئے اپنا مشہور ایٹمی ماڈل پیش کیا۔ یہ ماڈل صرف ان ایٹموں یا آئنوں پر لاگو ہوتا ہے۔ جن کے مدار میں صرف الیکٹران ہو۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ کوئی الیکٹرون صرف اتنی ہی توانائی جذب کرتا ہے یا کر سکتا ہے۔ جو اسے نچلی توانائی کی سطح سے اگلی توانائی کی سطح تک پہنچا سکتی ہو۔ اس طرح اس نے الیکٹرون کے مدار کو سیڑھیوں سے تشبیہ دی اس نے یہ بھی بتایا کہ کسی ایٹم کے کیمیائی خواص کا تعین اس کے سب سے بیرونی مدار میں موجود الیکٹرانوں سے ہوتا ہے۔ اس کا یہ نظریہ بعد ازاں ایٹم بم کی تیاری کی بنیاد بنا۔

نیلز بوہر کے ان نظریات کی بنا پر اسے 1922ء میں طبیعات کا نوبیل انعام ملا۔ اسے یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ 1975ء میں اس کے بیٹے ایگی بوہر (Aage Bohr) نے بھی طبیعات ہی کا نوبیل انعام حاصل کیا۔ نیلز بوہر کا انتقال 18 نومبر 1962ء کو کوپن ہیگن میں ہوا۔

ھوالشافی
ہماری دواؤں کی افادیت خود آزمائیں

نام دواء	پیکنگ	قیمت
گیس تیزابیت والسر کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
قبض کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
دمہ کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
ہائی بلڈ پریشر کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
ذیابیطس کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
انجائنا کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
جوڑوں کے درد کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
الرجی کے لیے	250/60ml	250/80 روپے
علاج شباب آور	چھوٹا کورس/بڑا کورس	2500/1500 روپے

چھوٹی پیکنگ استعمال کر کے افادیت ملاحظہ فرمائیں افاقہ ہو تو مکمل علاج کریں۔ ہماری ویب سائیٹ پر جا کر مفت طبی مشورہ جات و معلومات حاصل کریں صحت سے متعلق مفید طبی مضامین و کتب مطالعہ فرمائیں ہماری کتاب ''فیملی ڈاکٹر'' کی مدد سے اپنا علاج خود کریں یہ ہر گھر کی ضرورت ہے۔ ڈاک سے ادویات کی فوری ترسیل کا بندوبست موجود ہے

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن) احمد نگر ربوہ
و بالمقابل سابق حامد ڈینٹل کلینک سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ۔
0334-6372686, 0332-7050861
www.drmazhar.com:drmazharca@yahoo.com

کیور یٹو گولڈن جوبلی کنونشن

(کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل)

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ نے مورخہ 9 نومبر 2011ء کو دوپہر 2 بجے الرفیع بینکوئیٹ ہال میں گولڈن جوبلی کنونشن منعقد کیا۔ یہ کنونشن اس کمپنی کے 50 سال پورے ہونے پر منعقد کیا گیا ادارہ ہذا کی رجسٹریشن نومبر 1961ء میں رجسٹرار آف فرمز لاہور سے ہوئی تھی۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد تقریب میں ادارہ کے بانی ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب مرحوم کی طبی ،علمی ، ادبی ، خدمت خلق اور جماعتی خدمات کے بارے میں مکرم ہومیو ڈاکٹر محمد اسلم سجاد صاحب اور مکرم ڈاکٹر چوہدری عبدالرؤف صاحب نے اظہار خیال کیا۔اس کے بعد ادارہ کے نگران ہومیو ڈاکٹر راجہ رفیق احمد صاحب نے ادارہ کے 50 سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ۔ بعدہٗ ادارہ کے پانچ شعبہ جات کا تعارف کروایا۔سب سے پہلا ادارہ جو مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب مرحوم نے ربوہ میں قائم کیا تھا وہ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ہے بعد میں قومی سطح کا ایک ادارہ کیوریٹو میڈیسن کمپنی 1961ء میں قائم کیا گیا اس کمپنی کی ادویات کی مارکیٹنگ کیلئے ایک ادارہ کیوریٹو ڈسٹری بیوشن 1989ء میں قائم کیا گیا جو 600 سے زائد کیوریٹو ہومیو پیتھک ادویات پاکستان بھر میں سپلائی کر رہا ہے۔ 1999ء میں ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی وفات کے بعد ان کے کلینک واقع دارالصدر کو فری کلینک میں تبدیل کر دیا گیا اس کا نام ڈاکٹر راجہ فری کلینک رکھا گیا۔ جہاں پر مریضان کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور اب تک ایک لاکھ سے زائد مریضان کا مفت علاج ہو چکا ہے۔ادارہ ہذا نے ادویات حیوانات کے شعبہ کو ترقی دینے کیلئے 2006ء میں کیوریٹو ویٹرنری پرائیویٹ لمیٹڈ کو قائم کیا اس گولڈن جوبلی سال میں ایک نئے ادارہ کیوریٹو فارمیسی کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس موقع پر کیوریٹو ادویات کا سٹال بھی لگایا گیا۔اس تقریب میں دوصد کے قریب مرد وخواتین نے شرکت کی جس میں ایک بڑی تعداد جماعتی عہدیداران اور ربوہ کے معروف کاروباری حضرات کی تھی ۔اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی خصوصیات کا ذکر کیا خطاب کے بعد مہمان خصوصی نے ادارہ کے کارکنان کو یادگاری شیلڈز تقسیم کیں۔ بعد میں اختتامی دعا کروائی اور حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

خبریں

انجنوں کی کی عدم دستیابی 120 مسافر ٹرینیں بند پاکستان ریلوے نے انجنوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے آدھی سے زیادہ مسافر ٹرینیں تا حکم ثانی بند کر دی ہیں جس سے سالانہ 4 ارب 38 کروڑ روپے کا خسارہ ہوگا۔ حکام نے 206 میں سے 120 مسافر ٹرینیں بند کر دی ہیں جو مجموعی تعداد کا 58 فیصد ہے۔ٹرینوں کی بڑی تعداد کی بندش کی وجہ سے ریلوے کو روزانہ ایک کروڑ 20 لاکھ روپے کا نقصان ہوگا جبکہ مہنگائی سے پسی ہوئی عوام سستے سفر کی سہولت سے محروم ہوگئی ہے۔

جنوبی وزیرستان میں ڈرون حملہ جنوبی وزیرستان اور ایف آر ٹانک کے سنگم پر واقع بوبڑ غربی شواوان کے علاقے میں امریکی جاسوس طیاروں سے شدت پسندوں کے دوٹھکانوں پر 14 میزائل داغے ان میزائل حملوں سے 18/افراد ہلاک جبکہ 7 افراد زخمی ہوگئے۔

بجلی کی قیمت میں 4 فیصد اضافے کا فیصلہ

حکومت نے بجلی کے نرخوں میں 4 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔توانائی کمیٹی نے اضافے کی منظوری دے دی۔جبکہ دوسری طرف وزیر اعظم کی زیر صدارت کابینہ کے اجلاس نے کرغیزستان اور تاجکستان سے 1000 سے 13000 میگاواٹ بجلی درآمد کے سمجھوتے کاسا 1000 منصوبے کیلئے مفاہمتی یادداشت کی منظوری دی۔اس منصوبے کے تحت افغانستان کے راستے تاجکستان اور کرغیزستان سے یہ بجلی درآمد کی جاسکے گی۔بجلی کی اس درآمد سے توانائی کی بڑھتی ہوئی کمی دور کرنے ، گھریلو اور صنعتی ضروریات پوری ہونے میں مدد ملے گی۔

وادی تیراہ میں بم دھماکہ خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقہ تیراہ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 6/افراد جاں بحق جبکہ 2 زخمی ہوگئے۔

شام میں سیکیورٹی فورسز کی کارروائیاں

شام سیکیورٹی فورسز کی تازہ کارروائیوں میں سرکاری اہلکاروں سمیت 90 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے عرب ممالک اور ترک کے وزراء خارجہ کا رباط میں اہم اجلاس، اپنے سفراء کو واپس بلانے پر غور کیا، جبکہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ شام کے صدر اپنے شہریوں کا قتل عام بند کر دیں۔

سعودی عرب اور جنوبی کوریا میں ایٹمی تعاون کا معاہدہ سعودی عرب نے جنوبی کوریا کے ساتھ جوہری تعاون کے معاہدے پر دستخط کر دیئے۔شاہ عبداللہ سٹی برائے اٹامک اور رینیو ایبل انرجی سے جاری ایک بیان کے مطابق سعودی عرب اور جنوبی کوریا کے درمیان ایک باہمی معاہدہ طے پا گیا۔جس کے تحت جنوبی کوریا پر امن مقاصد کیلئے اٹامک انرجی کے حصول اور پیداوار میں سعودی عرب کے ساتھ تعاون کرے گا۔

پاکستانی کھلاڑیوں پر آئندہ ماہ بھارت میں کھیلی جانے والی ورلڈ ہاکی سیریز کھیلنے پر پابندی پاکستان ہاکی فیڈریشن نے کھلاڑیوں پر آئندہ ماہ بھارت میں کھیلی جانے والی ورلڈ ہاکی سیریز کھیلنے پر پابندی عائد کر دی۔ خلاف ورزی کی صورت میں کھلاڑیوں کو جرمانے کے ساتھ ساتھ پابندی کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔نومبر	
طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:10

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

جینٹس ، بوائز، شلوار قمیص ، ویسٹکوٹ
گرلز سوٹ 1 سال تا 38 سائز، لیڈیز کیلئے ٹراوزر بے شمار ورائٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
6214377

گرما گرم ورائٹی ،ٹھنڈی ٹھار قیمت
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ:0092-47-6212310

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجے کیلئے
رابطہ کریں:0306-4347593

FR-10

موسم رواں کے لیڈیز۔جینٹس کپڑوں کی بہترین ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
ورلڈ فیبرکس
0333-6550796:
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی ،جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0334-7801578

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون:0476213434
موبائل:0323-4049003